JIHĀT-UL-ISLĀM
Vol: 16, Issue: 02, January – Jun 2023

OPEN ACCESS
JIHĀT-UL-ISLĀM
pISSN: 1998-4472
eISSN: 2521-425X
www.jihat-ul-islam.com.pk

سیرت عائشہؓ پر تحریر کردہ منتخب اردو تصانیف کا تقابلی جائزہ

A Comparative Review of Selected Urdu Books on Seerat e Aisha R. A

Dr. Aqsa *
Lecture, Institute of Arabic and Islamic Studies,
GC Women University Sialkot

Prof. Dr. Muhammad Ijaz **
Director, Sheikh Zayed Islamic Centre,
University of the Punjab Lahore

ABSTRACT

This is a short account of Hazrar Aisha R.A Seerat, meant to shed light on the individual personality according to Islam. It is derived from the Quran (33:6): "The Prophet is closer to the believers than their selves, and his wives are (as) their mothers". The following objective in this article is aimed at research introducing the importance of Hazrat Ayesha's R.A biography, so that the new generation can plan their lives in the light of Ayesha's Seerat. In this article, we discussed the biographies of Hazrat Aisha R.A. Furthermore, we selected 12 books that have been written in the form of biographies and then we compared these books based on supremacy and many other characteristics. Allah wanted them to be a living example of faith, piety, knowledge, wisdom, and noble morals and indeed, they truly were. Furthermore, owing to their intimate association with the Prophet's and his teaching, what they had witnessed of his refined manners, they became examples for all other women in piety and in the commendable treatment of the husband. Allah favored him by glorifying in Qur'an. That is and will always be living in the hearts and the minds of the Muslims.

Keywords: *Hazrat Aisha R.A, Seerah Books, Comparison, Biography, Supremacy, Review*

CC BY

تمہید

اُمہات المؤ منینؓ وہ ہستیاں ہیں جن کے قدم سے اسلام کی روشنی پھیلی، اسلامی عظمت کو چار چاند لگے، ان کی قوت ایمانی سے اسلام کو تقویت میسر آئی، اسلامی اخلاقیات کی اشاعت ہوئی اور اسلامی بنیادیں راسخ ہوئیں۔ بلاشبہ یہ ہستیاں اسلام کے روشن و درخشاں دور میں شرف آزادی، عزت اور بزرگی کا مرکز و محور تصور کی جاتی ہیں۔ اُمہات المؤ منینؓ میں مختلف طبقات، قبائل، ماحول اور مختلف طبیعتوں اور عمروں کی نمائندگی ہوتی ہے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کی حکمت بالغہ کا نتیجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعے سے اُمت کے مختلف طبقات کو زندگی کی تاریک راہوں میں علم و عمل کی روشنی دکھائی ہے۔ بہر حال ان کتب کے مطالعے سے بہت سے مثالی نمونے ہمارے سامنے روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتے ہیں. حضرت عائشہؓ کی حیات طیبہ جہاں علم و فضل کی طالبات کے لیے مینارہ نور ہیں وہیں ایک کامیاب ازدواجی زندگی کے سفر کے لیے بھی مشعل راہ ہے۔ ذیل میں حضرت عائشہؓ کی چند کتب سیرت کا ذکر کیا گیا ہے جن میں سے کچھ مصنفین نے کتب کو مختصر مگر جامع انداز میں لکھا ہے کچھ نے سیرت کے چند پہلوؤں کو اپنا موضوع بحث بنایا اور کچھ نے صرف ابتدائی حالات پر مشتمل واقعات کو بیان کیا ہے۔ لہذا تحقیقی معیار کو مد نظر رکھتے ہوئے کچھ مصنفین نے اصل مآخذ کے ساتھ ثانوی ماخذ کو بھی مد نظر رکھا ہے۔ اس آرٹیکل میں درج ذیل مقصد تحقیق کو مد نظر رکھتے ہوئے "حضرت عائشہؓ کی سیرت کے تعارف و اہمیت کو اجاگر کروانا تاکہ نئی نسل سیرت عائشہؓ کی روشنی میں اپنی زندگیوں کا لائحہ عمل مرتب کر سکے". ذیل میں حضرت عائشہؓ کی سیرت سے متعلقہ بارہ منتخب کتب کا تقابلی و تجزیاتی مطالعہ کرتے ہوئے ان کتب کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔

سیرت عائشہ ؓ پر تحریر کردہ کتب کا تعارف

سیرت عائشہؓ، مؤلف: مائل خیر آبادی، ناشر: البدر پبلی کیشنز، لاہور، مئی ۲۰۱۳، صفحات: ۱۷۵ پر مشتمل ہے۔ سیرت عائشہ صدیقہؓ کے مؤلف مولانا عبدالمجید سوہدروی ہیں یہ کتاب مسلمان کمپنی سوہدرہ گوجرانوالہ سے شائع ہوئی ہے یہ اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن ہے اور ۱۵۷ صفحات پر مشتمل ہے آغاز میں ایک نظم ہے۔ زیرِ نظر کتابچہ مفکرِ اسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے ایک خطاب سے مرتب کیا گیا ہے۔ ترتیب و تحقیق کا کام ضیاء نیر اور نعیم انور نعمانی نے انجام دیا ہے اس کا موجودہ ایڈیشن ۲۰۰۹ء میں شائع ہوا ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ، مؤلفہ: بیگم ذاکر اعجاز، ناشر: فیروز سنز پرائیوٹ لمیٹیڈ، لاہور، س ن، صفحات: ۶۴ پر مشتمل ہے۔ زیر نظر کتاب عفیفہ کائنات حکیم محمد ادریس فاروقی کی مایہ ناز تصنیف ہے آپ جہاں ایک مایہ ناز مبلغ، ممتاز عالم دین، بہترین مدرس اور اعلیٰ مدبر ہیں وہیں آپ ایک کامیاب مصنف اور صاحب طرز ادیب بھی ہیں۔ موجودہ کتاب ابن عبدالشکور کی تصنیف ہے۔ حراہ پبلی کیشنز لاہور سے ستمبر ۱۹۹۵ کو شائع ہوئی ہے۔ اس کے صفحات ۳۳۶ ہیں۔ ابن عبدالشکور انڈیا کے

معروف سیرت نگار ہیں۔اس سے قبل وہ صحابہ اور صحابیات کی سیرت پر متعدد کتب تالیف کر چکے ہیں۔ جیسے سیرت حضرت عثمانؓ ،سیرت عبداللہ بن عمرو العاصؓ اور سیرت جویریہ بنت حارثؓ وغیرہ۔ فضائل عائشہ صدیقہؓ،مؤلف: مولانا منصب علی،ناشر: مکتبہ نور اسلام شرقپورہ،س ن،صفحات:۱۸پر مشتمل ہے۔زیر نظر کتابچہ کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے پہلے حصے کا عنوان ''اُم المؤمنینؓ کا شانہ نبوت میں'' از ڈاکٹر رخسانہ جبین دوسرے حصے کا عنوان ''حضرت عائشہؓ کی علمی خدمات'' از افشاں نوید جبکہ تیسرا اور آخری حصہ ''اُم المؤمنینؓ کا قائدانہ کردار'' کے نام سے ہے جو کہ صائمہ اسما صاحبہ نے لکھا ہے۔ناشر عبدالحفیظ احمد، مطبع علی اعجاز پرنٹر لاہور، سن اشاعت ۲۰۱۶ء ہے اور صفحات کی تعداد ۶۴ ہے۔سیرت عائشہؓ،مصنف:علامہ سید سلیمان ندویؒ،ناشر: مکتبہ اسلامیہ،لاہور،۲۰۰۶ء، ۳۲۰صفحات پر مشتمل ہے۔زیر مطالعہ تصنیف حیاۃ صدیقہؓ ممتاز عالم دین مبلغ اسلام علامہ سید ودود الحی ندوی کی ہے جس میں اُم المؤمنین عائشہ صدیقہؓ کی مبارک زندگی کے تقریباً تمام حالات وواقعات اختصار کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں۔یہ کتاب آخری بار یعنی دوسری بار ۱۹۶۹ میں شائع ہوئی۔اور اس میں مرویات عائشہؓ کے نام سے ایک نئے عنوان کا اضافہ کیا گیا۔اس کتاب کے ۲ دیباچے ہیں۔ایک ناشر نے لکھا ہے اور ایک مصنف نے خود لکھا ہے۔

سیرت عائشہ پر تحریر کردہ کتب کا مقصد تالیف

طالب ہاشمی کتاب کے ابتدائیے میں لکھتے ہیں کہ:"جناب مائل خیر آبادی نے اس مقصد کے پیش نظر یہ کتاب تالیف کی ہے کہ اس سے زیر تعلیم اور کم تعلیم یافتہ ذکور واناث بھی استفادہ کر سکیں۔چنانچہ انہوں نے اپنے انداز نگارش کو سہل اور عام فہم رکھنے کی مقدور بھر کوشش کی ہے۔[1] اس کتاب[2] کا مقصد سیرت حضرت عائشہؓ کو اپنے اصلی انداز میں مبالغہ آمیزی سے الگ کر کے پیش کرنا ہے۔کتاب کی تحریر میں اس[3] کا مقصد مقدمے میں اس طرح بیان ہوا ہے کہ آج کے مسلم معاشرے میں مغرب کی بدبو دار تہذیب و تمدن کا ایک خوفناک طوفان برپا ہو چکا ہے۔جس کو دیکھ کر دل کانپ اٹھتا ہے۔ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلم معاشرے میں اسلامی طرز زندگی کو فروغ دیا جائے اس مقصد کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ مسلم خواتین کے سامنے اسلام کی اولوالعزم اور مقدس اور مطہر خواتین کے حالات زندگی اور کارہائے نمایاں کو واضح کیا جائے تاکہ ان کے حالات اور واقعات پڑھ کر مسلم خواتین کی زندگی اسلامی نہج پر قائم ہو سکے زیر نظر کتاب اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔[4]

اس کتاب[5] کی تالیف دیگر کتب سیرت کی طرح حضرت عائشہؓ کے تمام حالات زندگی اور سیرت و کردار کو سامنے لانا ہے۔بطور مثالی خاتوں کے آپؓ کے ابتدائی حالات یعنی ولادت نبوت کے چار سال بعد اور خاندانی حالات تحریر کیے ہیں۔مؤلفہ کا کہنا ہے کہ آپؓ اپنی زندگی کے اس موڑ پر پہنچ گئیں جو اس بات کا ضامن تھا کہ آپؓ قیامت تک تمام مسلمانوں کے لیے فیض کا سرچشمہ اور خواتیں اسلام کے لیے زندگی کا نمونہ بنی رہیں گی۔اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کے حالات طیبہ پر پہلے بہت سی کتابیں

موجود ہیں۔ مگر عفیفہ کائنات لکھنے کی ضرورت اس لیے پیش آئی کہ اس موضوع پر بعض کتب مختصر تھیں اور بعض زیادہ مفصل ۔اور ہماری خواہش تھی کہ اس موضوع پر ایک جامع نادر، معتدل، مستند اور فکر انگیز کتاب لکھی جائے جو اس محسن قوم وملت خاتون کے مبہم پہلوؤں کو واضح اور بے جا اعتراضات کو مندفع، حقائق کو آشکار اور فضائل ومناقب کو مزین کرے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ وہ آپؓ کی زندگی کے سارے گوشوں پر محیط ہو"۔[6] ابن عبد الشکور نے اس کتاب کا آغاز نہایت ادبی اور عالمانہ انداز میں کرتے ہوئے آج سے چودہ سو سال قبل عرب معاشرے میں عورت کی حیثیت اور پھر احمد مجتبیٰ ﷺ کی آمد کے بعد عورت کے مقام ومرتبہ کو واضح کرتے ہوئے کہا کہ یہ اسلام تھا جس کی گود میں محسنہ اُمت نے آنکھ کھولی۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کے اُسوہ کو عام کرنے کے لیے حضرت عائشہؓ جیسی فہم و دانا اور پاکباز ہستی کا انتخاب پہلے ہی کر رکھا تھا۔ سیرت عائشہؓ رسول اللہ ﷺ کی سیرت کا جزولاینفک ہے۔[7]

اس کتابچے کی تالیف کا مقصد یہ ہے کہ:

> "اس پر فتن دور میں جبکہ ہر طرف الحاد اور ارتداد کا دور رونما ہو رہا ہے ہر جانب لادنیت پھیلتی جارہی ہے دنیائے توحید آئے روز جدید فتنے کا شکار ہو رہی ہے یہ سب مذہب برحق سے آوارگی کا ثمرہ ہے اور صحبت صالحین سے بیگانگی کا نتیجہ ہے ایسے میں چند مخلص احباب نے مجھے فضائل عائشہؓ تحریر کرنے کی فرمائش کی ۔پہلے تو اپنی کم علمی کی وجہ سے ٹالتا رہا لیکن آخر اپنے پیر ومرشد کی نگاہ کرم اور فیوضِ برکات سے کامیاب ہو گیا۔"[8]

کتاب کے ابتدائیہ میں مقصد تالیف کو افشاں نوید صاحبہ نے اس طرح واضح کرنے کی کوشش کی ہے" ازواج مطہراتؓ کے روشن اور کامل نمونوں سے بے توجہی برتنے کی بہت سزا ہم انفرادی اور اجتماعی زندگی میں بھگت چکے ہیں. ہمیں اپنی اس غلطی اور کوتاہی کا احساس کرنا ہو گا۔ مزید خسارے سے بچنے کے لئے ہمیں ان ہی ہستیوں کے کامل نمونوں سے رجوع کرنا ہو گا۔ اب بھی وقت ہے کہ مسلم اُمہ کی طرف سے اس فرض کفایہ کو ادا کرنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوں۔ مسلمان عورتیں ان پاکیزہ سیرتوں میں وہ گوہر نایاب پائیں گیں جو ہر طرح کے ذہنی انتشار سے بچا کر دین الٰہی کی پاکیزہ تعلیمات پر یکسو اور مطمئن کر دے گا۔"

کتاب کی وجہ تالیف یوں بیان کی ہے۔"ایک مسلمان عورت کے لئے سیرت عائشہؓ میں اسکی زندگی کے تمام تغیرات، انقلابات، مصائب، شادی، سسرال، شوہر، سوکن، لاولدی، غربت خانہ داری، رشک حسد؛ غرض اس کے ہر موقع اور ہر حالت کے لئے تقلید کے نمونے موجود ہیں۔ اس لئے سیرت عائشہؓ اس کے لئے ایک آئینہ ہے۔ جس میں مختلف طور پر نظر آئے گا کہ ایک مسلمان عورت کی زندگی کی حقیقی تصویر کیا ہے۔[9]"۱۹۵۵ء میں جب بمبئی آیا تو یہاں خبر ملی کہ بعض نام نہاد

عاشقان رسول ﷺ اُم المؤمنینؓ کے ناموس پاک سے بڑی بے باکی سے کھیل رہے ہیں۔ مئولف کا کہنا ہے کہ یہی موقع تھا جب اس سنت کے احیاء کی ضرورت تھی کہ مذموم کا جواب محمود سے دیا جائے۔ یہی تحریک کتاب کی تالیف و ترتیب کا سبب بنی۔ علاوہ ازیں اس زمانے کے نامسعود حالات، معاشرے کے رزائل اور سوسائٹی کے مصائب بھی مسیحا کی تلاش میں تھے۔ سیرت صدیقہؓ میں ان امراض کا علاج بدرجۂ اتم موجود تھا۔ اس لئے سمندر خیال پر ایک تازیانہ پڑا اور کتاب کی تالیف کا احساس یک گونہ سے دو گونہ ہو گیا۔"[10]

سیرت عائشہ ؓ پر تحریر کردہ کتب کے مضامین

سیرت عائشہؓ: مصنف نے اس کتاب[11] میں سب سے پہلے عمومی انداز میں ہی اُم المومنین حضرت عائشہؓ کا تعارف، بچپن، ذہانت، مشاغل، شادی اور رخصتی کا مختصراً ذکر کیا ہے۔ حضرت عائشہؓ کی تعلیم و تربیت کے واقعات بیان کرنے سے قبل علم کے معنی و مفہوم اس کے پس منظر پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ آپؓ کی گھریلو زندگی نبی کریم ﷺ سے محبت اور اُولاد کے ساتھ برتاؤ کے واقعات پیش کئے ہیں۔ واقعہ افک کو تفصیلاً جب کہ مسئلہ تیمم، آیت تخییر بھی اجمالاً ذکر کئے ہیں۔ آپ ﷺ کی وفات اور اس کے بعد خلفائے راشدین کے عہد میں حضرت عائشہؓ کے شب و روز پر بھی مختصر اروشنی ڈالی ہے۔ اس کے بعد اشاعت دین کے سلسلے میں آپ کی کاوشوں، طریقہ درس و تدریس اور مختصراً آپ کے شاگردوں کا تعارف پیش کیا ہے کتاب کے آخر میں ممنوعات عائشہؓ، آپکے منادی اور ذاتی شخصیت پر روشنی ڈالتے ہوئے خواتین عالم کے لئے انہیں ایک عظیم نمونہ کے طور پر پیش کیا ہے۔

سیرت عائشہ صدیقہؓ

حضرت عائشہؓ کی ولادت اور حسب و نسب سے کتاب[12] کا آغاز کیا گیا ہے اس کے بعد تعلیم و تربیت، نکاح، ہجرت مدینہ ان کی رخصتی وغیرہ کو اختصار سے بیان کیا ہے۔ آنحضور ﷺ سے انکی محبت، جذبہ اطاعت و خدمت حضور ﷺ کی ان سے محبت اور ظرافت یعنی گھریلو معاملات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ حضرت عائشہؓ کا دیگر ازواج کے ساتھ حسن سلوک بھی بیان کیا گیا ہے دوسری ازواج کی سیرت و کردار کی بلندی پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ حضرت عائشہؓ کی عبادت، زہد، تبلیغ قرآن سے محبت، فیاضی، سخاوت، پردہ کی پابندی، علمی مقام اور فقاہت وغیرہ کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ آخر میں آپ کی زندگی کے اہم واقعات کے عنوان کے تحت چند واقعات پر بحث کی گئی ہے۔ مثلاً واقعہ تحریم، واقعہ افشائے راز، واقعہ افک کا ذکر تفصیل سے کیا ہے اور ان کے نتائج و اثرات کو بھی تجزیاتی انداز میں لکھا ہے۔ ازواج رسول اور خلفائے راشدین کے تحت کچھ بحث کی ہے۔ اس

میں جنگ جمل کا تاریخی تجزیہ حقیقت پسندی سے کیا ہے۔ حضرت عائشہؓ کے خصوصی فضائل کا بھی ذکر ہے۔ اس میں ان اقوال صحابہ و تابعین کا بھی ذکر ہے جو حضرت عائشہؓ کے بارے میں ہیں۔

حضرت عائشہؓ کے ۱۰۰ قصے

مؤلف نے کتاب[13] کی ابتدا میں حضرت عائشہؓ کا تعارف کرواتے ہوئے ان کا نام و نسب بیان کیا ہے، والد کی طرف سے فہر بن مالک تک، جبکہ والدہ کا مالک بن کنانہ تک ذکر کیا ہے۔ آپؓ کی تاریخ ولادت کے حوالے سے مصنف کا مؤقف بھی وہی ہے جو سید سلیمان ندوی کا ہے اور تاریخ وفات بھی ۵۸ھ ہے۔ مؤلف کا کہنا ہے کہ انسانیت کے معلم اعظم کی درسگاہ رسالت ہی آپؓ کے فضل و کمال کا سب سے بڑا اور بنیادی ذریعہ ثابت ہوئی۔ روایت و درایت حدیث میں آپؓ کے مقام و مرتبہ پر بحث کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ کثرت روایت کے ساتھ ساتھ تفقہ، اجتہاد اور مسائل دینیہ کا استخراج و استنباط بھی آپؓ کی سیرت طیبہ کا درخشاں پہلو ہے۔ اس کے بعد آپؓ کے نکاح ہجرت اور رخصتی کے واقعات بخاری، مسلم اور نسائی کی مستند روایات کی روشنی میں بیان کئے ہیں۔ یہ کتاب چونکہ بنیادی طور پہ آپؓ کے واقعات زندگی پر مشتمل ہے اس لئے ان تمام ابتدائی باتوں کا ذکر کرنے کے بعد مؤلف نے آپؓ کی زندگی کے مختلف واقعات متفرق انداز میں بیان کر دیے ہیں۔ اس کے علاوہ واقعہ افک، واقعہ تخییر، واقعہ تیمم بھی بخاری سے نقل کیے گئے ہیں تاہم ان کی تاریخ اور غزوات کا ذکر نہیں کیا گیا۔ محمد نعیم انور نعمانی لکھتے ہیں کہ: ”یہ کتابچہ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کی سیرت کے حوالے سے مسلم خواتین کے لیے ایک گراں قدر تحفہ ہے۔ جس کے مطالعہ سے انہیں اپنی سیرت و کردار، اخلاق و عادات کو آپؓ کی سیرت کے سانچے میں ڈھالنے کا داعیہ پیدا ہو گا“۔[14]

سیرتِ عائشہ صدیقہؓ

اس کتابچہ کا آغاز نہایت عالمانہ انداز میں کرتے ہوئے مؤلف نے ازواج مطہراتؓ کے رتبہ کو سورۃ احزاب کی آیت نمبر ۳۲ کی روشنی میں پیش کیا ہے۔

﴿يٰنِسَآءَ ٱلنَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِّنَ ٱلنِّسَآءِ إِنِ ٱتَّقَيْتُنَّ﴾[15]

آپؓ کا تعارف نہایت مختصر اور جامع انداز میں بیان کر دیا ہے۔ اس کے بعد ان کی منفرد فضیلت یہ بیان کرتے ہیں کہ وہ واحد ہیں جنہوں نے آغوشِ اسلام میں آنکھ کھولی۔ حضرت عائشہؓ حسن صورت و سیرت، فقہی بصیرت، حافظے اور علم و مسائل پر گہری نظر کے حوالے سے بھی بہت بلند مقام پر فائز تھیں۔ مغربی مستشرقین آپ ﷺ کی کثرتِ ازواج پر جو انگلیاں اٹھاتے ہیں ان کے رد میں نبی کریم ﷺ کے نکاحوں کی حکمت پر بحث کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کے سفر و حضر کے واقعات اور جلوت و خلوت کی پوری زندگی کی تفصیلات ہم تک پہنچانے میں ازواجِ مطہراتؓ نے بہت مؤثر کردار ادا کیا۔ معاصرین میں ان کی

فضیلت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ بے شمار صحابہ و صحابیات کا شمار ان کے تلامذہ میں ہوتا ہے۔ آپؓ کی سخاوت وفیاضی پر نہایت اختصار کے ساتھ روشنی ڈالی ہے۔ تزویج عائشہؓ کے ۱۵ اسباب بیان کیے ہیں اور وہ اسباب آپؓ کا علم و فضل، تقویٰ اور ذہانت ہیں۔ روایاتِ حدیث میں آپؓ کا مقام تمام ازواج میں نمایاں ہے اور آپؓ کی مرویات کی تعداد ۲۲۱۰ ہے۔ سب سے آخر میں واقعہ افک پر تبصرہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس واقعے کا جو رد پیش کیا اس پر بھی مختصراً بحث کی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ

مؤلفہ[16] رقم طراز ہیں کہ آپؓ نہایت شوق سے نبی کریم ﷺ کے خطبات سنتیں تھیں۔

اور جستجو کا یہ عالم تھا کے کرید کرید کر مسائل دریافت کرتیں۔ اس کے بعد واقعہ افک نہایت اختصار کے ساتھ ذکر کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ نو برس کی ازدواجی زندگی میں صرف یہی واقعہ ایسا ہے جس میں حضور ﷺ آپؓ سے کس قدر کشیدہ رہے۔ سوکنوں کے ساتھ رواداری اور سوتیلی اولاد کے ساتھ حُسن سلوک کو بیان کیا ہے۔ اس کے بعد نبی کریم ﷺ کا وصال، خلافت راشدہ میں آپؓ کی زندگی پر تبصرہ اور آپؓ کی بیوگی کا ذکر ہے۔ حضرت علیؓ کے دور خلافت اور جنگ جمل کا ذکر کچھ تفصیل کے ساتھ کیا ہے امیر معاویہ کے عہد کا ذکر کرتے ہوئے مؤلفہ کا کہنا ہے کہ آپؓ اُن کے عہد میں اٹھارہ سال تک زندہ رہیں۔ اس کے بعد آپ کی وفات ۵۸ھ میں اور اس وقت آپؓ کی عمر ۶۶ برس بیان کی ہے۔

عفیفہ کائنات سیدہ عائشہ صدیقہؓ

زیر نظر کتاب[17] کو مصنف نے آٹھ ابواب میں تقسیم کیا ہے: پہلا باب نام و نسب کے عنوان سے، جس میں مؤلف نے آپؓ کا نام، القابات، والد کا نام سلسلہ نسب بتایا ہے۔ دوسرا باب حالات زندگی پر، جس میں آپؓ کی ولادت کا ذکر کرنے کے بعد نکاح اور رخصتی کے واقعات بیان کیے ہیں آپؓ کی ازدواجی زندگی پر بحث کی ہے۔ بحیثیت نبی کریم ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہؓ کے چند ایک مناقب ذکر کئے ہیں۔ واقعہ افک کا پس منظر، حالات و واقعات تفہیم القرآن اور مجمع البیان کی روشنی میں ذکر کیے ہیں۔ تیسرا باب عام حالات کے نام سے جس میں عہد ابو بکر صدیقؓ سے عہد امیر معاویہ تک اور حضرت عائشہؓ کی وفات تک حالات مفصلاً بیان کر دیئے ہیں۔ چوتھے باب میں عمومی انداز میں ہی آپؓ کے اخلاق و عادات جیسے قناعت پسندی، ضرورت مندوں کی اعانت، شوہر کی اطاعت، فیاضی و سخاوت، تقوی اور غلاموں کے ساتھ بہترین سلوک کا تذکرہ ہے۔ ان اوصاف سے متعلقہ تمام واقعات نقل کر دئے ہیں۔

پانچواں باب علم و فضل کے عنوان سے ہے اسمیں سب سے پہلے آپؓ کے علمی مقام و مرتبہ کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے صحابہ و تابعین کے اقوال کے علاوہ عصر حاضر کے مصنفین و محققین کے اقوال بھی نقل کئے ہیں چھٹا باب فضائل و مناقب کے نام سے

ہے۔ ساتواں باب اربعین عائشہؓ کے نام سے ہے۔ حضرت عائشہؓ کی ۲۲۱۰ میں سے ۴۰ عدد مرویات شامل ہیں۔ آٹھواں باب کتابیات پر مبنی ہے ہے جس میں مؤلف نے اپنے ماخذ علمی کی فہرست بیان کی ہے۔ عربی اور اردو کتب کی الگ الگ فہرست پیش کرنے کے ساتھ صدیقہ کائنات کے حالات زندگی پر مشتمل مزید کتب کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے۔

سیرتِ محسنہ اُمت حضرت عائشہؓ

مؤلف[18] نے سیدہ کا سلسلہ نسب فہر بن مالک تک ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد باقاعدہ ایک باب "حضرت عائشہ بنتِ ابی بکرؓ سرورِ کائنات ﷺ کی زوجیت میں" کے نام سے شروع کیا ہے۔ جس میں آپ کے نکاح، مہر، ہجرت اور رخصتی سے متعلقہ تمام احوال وواقعات پر مبنی مستند روایات نقل کر دی ہیں۔ اس کے بعد "وہ مبارک دن وہ مبارک راتیں، ازدواجی زندگی کے نو سال" کے عنوان کے تحت آپ ﷺ کو ایک مثالی شوہر اور حضرت عائشہؓ کو وفادار، جانثار اور خدمت گزار بیوی کے طور پر پیش کرتے ہوئے اس سے متعلقہ تمام روایات بخاری و مسلم اور ابو داؤد سے نقل کر دی گئی ہیں "سیرت محمدی ﷺ کے جلوے" عنوان کے تحت حضرت عائشہؓ کی زبانی نبی کریم ﷺ کے شب وروز، نماز میں پڑھی جانے والی دعائیں اور حضرت عائشہؓ کو کی جانے والی نصائح ذکر کی ہیں۔ اگلا موضوع حضرت عائشہؓ سے منقول نبی کریم ﷺ کی مسنون دعائیں ہیں جو زندگی کے تمام پہلوؤں پر محیط اور ہر خاص وعام کے لیے ہیں۔ جن میں اسماء الحُسنیٰ کے توسط سے مانگی جانے والی دعائیں، دعائے مغفرت، دعائے مجلس، ذکر خفی کی فضیلت، بسم اللہ کی برکت، اخلاق کو سنوارنے کی دعائیں اور بعض دیگر جامع دعائیں شامل ہیں۔ ان سب دعاؤں کو بمع ترجمہ کے صحاح ستہ سے نقل کیا گیا ہے۔ اس کے بعد اُم المومنینؓ کی زبانی نبی کریم ﷺ کے اخلاقِ کریمانہ، خلفائے راشدین کے علاوہ دیگر صحابہ کے فضائل ومناقب پر مبنی روایات صحیحین، طبقات اور الاصابہ سے نقل کی ہیں۔ آپؓ کی وفات کا ذکر کرنے کے بعد آپؓ کی سیرت و کردار پر اجمالاً روشنی ڈالی ہے۔ کتاب کے آخر میں آپؓ کی چند تفسیری روایات کے نمونے اور مختلف معاملات زندگی میں رسول اللہ ﷺ کی نصیحتیں بیان کی ہیں۔

فضائل عائشہ صدیقہؓ

اس کتابچے[19] کی ابتدا آپؓ کے مختصر تعارف، آپ ﷺ سے نکاح اور رخصتی کے بیان سے کی گئی ہے۔ اس کے بعد مؤلف نے خاص طور پر آپؓ کی سیرت مطہرہ کے فضائل اور مناقب پر مبنی پہلو کو اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے لہٰذا مؤلف نے آپ کی ازدواجی زندگی پر بحث کرتے ہوئے آپؓ کی ایک اہم فضیلت نبی کریم ﷺ کی آپؓ سے محبت کا نہایت عقیدت مندانہ انداز میں تذکرہ کیا ہے واقعہ افک میں آپؓ پر الزام تراشی کرنے والوں کا تذکرہ کیا ہے جو آپؓ کے مناقب کا ایک اہم باب ہے اور اس کے بعد مختلف علوم میں آپؓ کی مہارت سے اکابرین کے اقوال نقل کیا ہے آخر میں آپ کی وفات پر ایک نظر ڈالی

ہے۔ حضرت عائشہؓ کی علمی خدمات" کے عنوان سے افشاں نوید صاحبہ نے لکھنے کی سعی کی ہے۔ جسے پڑھ کر آپؓ کی علمی شان و عظمت واضح ہوتی ہے۔ علم کے حوالے سے اگر دیکھا جائے تو یہ حضرت عائشہؓ کی سیرت کا وہ باب ہے جہاں وہ نہ صرف عورتوں بلکہ بعض مردوں پر بھی ممتاز حیثیت کی مالک ہیں۔ اس حوالے سے آپؓ کی سیرت مبارکہ کے جس پہلو پر بھی نظر دوڑائیں (مثلاً قرآن پاک، علم حدیث، فقہ و قیاس، علم اجتہاد، درس و تدریس، خطابت، تاریخ وادب وغیرہ) وہ نور علیٰ نور نظر آتا ہے۔ علمی کمالات، دینی خدمات اور نبی کریم ﷺ کی تعلیمات وارشادات کے نشرواشاعت کی سعادت میں آپؓ اپنی نظیر آپ ہیں۔ آپؓ کی حیات مبارکہ اسلامی تعلیمات کی عملی تفسیر ہے۔ آخری اور اہم نقطہ اُم المؤمنین حضرت عائشہؓ کا قائدانہ کردار، یہ نقطہ سب سے اہم اور پچھلے سارے کالب لباب ہے۔

سیرت عائشہؓ

جن مضامین سے کتاب[20] کو مزین کیا گیا ہے اس میں حضرت عائشہؓ کا خاندان، نام نسب، تعلیم وتربیت، نکاح ورخصتی، ازدواجی زندگی خصوصاً سوتیلی اولاد اور دیگر ازواج مطہراتؓ سے حسن سلوک، اصلاحی کارنامے، مسائل پر عبور، فقہ وقیاس، خواتین عالم پر ان کے علمی و تحقیقی احسانات، اور اس کے علاوہ بہت سے مضامین نہایت حسن ترتیب اور محققانہ اسلوب میں اس کتاب میں مرقوم ہیں۔ واقعہ افک کو بڑے تحقیقی انداز میں پیش کیا ہے۔ اسکے پس منظر، اسباب اور واقعات پر سیر حاصل بحث کی ہے بلکہ موجودہ دور کے مستشرقین کے حوالے سے بھی مثلاً سر ولیم میور نے اس معاملے میں بہت دشنام طرازی و بدگوئی کی ہے ۔ یہاں مؤلف نے ان افتراء پردازیوں کا تذکرہ کر کے انکار د پیش کیا ہے اور جو بے بنیاد مفروضات تھے انکی نفی بھی بہت اچھے طریقے سے کی ہے۔

حیاۃ صدیقہؓ

اس کتاب[21] کا پہلا موضوع اُم المؤمنین عائشہ صدیقہؓ کے ابتدائی حالات مثلاً ولادت، نام و نسب، بچپن، نکاح و رخصتی کے واقعات بیان کیے ہیں۔ ولادت کی تاریخ کے بارے میں مصنف نے وہی رائے پیش کی ہے جو سید سلیمان ندوی نے اپنی کتاب سیرت عائشہؓ میں دی ہے۔ نکاح کے وقت آپکی عمر ۶ سال اور مہر کی رقم ۵۰۰ درہم ہی بتائی ہے۔ اس کے بعد ہجرت اور رخصتی کے واقعات پر روشنی ڈالتے ہوئے بالخصوص اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا طرز عمل یہ تھا کہ جب تک آپ ﷺ نے مہر ادانہ کیا حضرت عائشہؓ کو رخصت نہ کرایا۔ یہ بات مسلمانوں کے لیے قابل توجہ ہے کہ مہر کی ادائیگی کتنی ضروری ہے۔ دوسرا موضوع آپؓ کی تعلیم وتربیت اور بالخصوص نبوی تعلیم وتربیت کے قصص پر مشتمل ہے۔

تیسرا عنوان ''سسرال'' اس میں سب سے پہلے حضرت عائشہؓ کا حجرہ جو کے انوار تجلیات الٰہی کا مسکن تھا۔ پھر گھر کا ساز و سامان، گزر اوقات اور گھریلو زندگی کے حالات و واقعات پر روشنی ڈالی ہے۔ مصنف کا کہنا ہے کہ اس معاملے میں آپکا درجہ بلند ہے۔ اسکے بعد بہتان عظیم واقعہ افک نہایت شرح وبسط سے بیان کیا ہے۔ واقعہ ایلا و تخییر اور واقعہ تحریم پر بھی بحث کی ہے۔ اور بتایا ہے کہ یہ دونوں واقعات ۹ ہجری کے ہیں۔ اس کے بعد ''ایام بیوگی'' کے موضوع کے تحت آپ ﷺ کی وفات اور اس کے بعد خلفائے راشدین سے امیر معاویہ کے دور میں آپؓ کے شب و روز کا ذکر کیا ہے۔ بیوگی کے وقت آپکی عمر ۱۸ سال بیان کی ہے۔ اگلا موضوع ''مختصر حالات زندگی'' پر مشتمل ہے جس میں حضرت عائشہؓ کی سیرت و کردار پر عمومی تبصرہ کیا گیا ہے یعنی عبادات، خوف خدا، ذوق عبادت، پابندی احکامات، بدعات کا خاتمہ، فقراء کی اعانت، ارشاد و اصلاح وغیرہ۔ اس کے بعد ''اخلاق و عادات'' کے عنوان میں آپؓ کی قناعت، غیبت سے پرہیز، خودداری، ایثار، فیاضی، دلیری، عفت و حیا، نفاست طبع، ہمدردی اور انکی مدد اور آپؓ کا رہن سہن ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد ''وفات'' کے نام سے ایک مرکزی عنوان قائم کیا گیا ہے۔ وفات کی تاریخ ۱۷ رمضان المبارک ۵۸ھ بتائی ہے۔

اس کے علاوہ حلیہ مبارک، لباس، احادیث کی روشنی میں آپکے فضائل و مناقب اور امام غزالی کی کتاب احیاء العلوم سے آپؓ کے چند اقوال زریں نقل کیے ہیں جیسا کہ صلہ رحمی اور حیا کرنا وغیرہ۔ کتاب کے آخر میں ''مرویات صدیقہؓ'' کے نام سے ایک اہم عنوان کا اضافہ کیا گیا ہے۔ جس میں احادیث صحیحہ سے اُم المؤمنین حضرت عائشہؓ کی روایتیں نقل کی گئی ہیں ان مرویات کی کل تعداد ۱۳۳ ہے۔ اور یہ بخاری، ترمذی، ابن ماجہ، ابوداؤد اور نسائی سے لی گئی ہے۔ کتاب کا اختتام اُم المؤمنینؓ کی خدمت میں نذرانہ سلام پیش کرتے ہوئے کیا گیا ہے۔

سیرت عائشہ پر تحریر کردہ کتب کا جائزہ

کتاب[22] مختصر مگر اسکی زبان سلیس اور سادہ ہے۔ کتاب کے مؤلف نے بحیثیت مجموعی حضرت عائشہؓ کی زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ نہایت خوبصورتی اور جامعیت کے ساتھ کیا ہے۔ کسی ایک خاص پہلو کو نہیں لیا گیا اس لئے یہ کتاب عمومی سوانح میں شامل ہے۔ آیات کا حوالہ دیا گیا ہے پوری کتاب میں بیان کردہ احادیث کے حوالے نہیں دئے گئے۔ مصنف نے سیدھا سادھا انداز اپناتے ہوئے کتاب میں کہیں بھی اختلافی مسئلہ ذکر نہیں کیا۔ مصنف نے حضرت عائشہؓ کی زندگی کے تمام نمایاں پہلوؤں کو بیان کرنے کے بعد قارئین کو ان کی زندگی سے سبق حاصل کرنے کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی ہے اور اس سلسلے میں انکا انداز تحریر ایک لمحہ سوچنے پر مجبور کر دیتا ہے اور ہمیں عمل کی ترغیب دیتا ہے۔ اور یہ کتاب ہر خاص وعام میں مقبول ہے۔

بلا مبالغہ ایک بہترین کتاب[23] ہے مؤلف نے بہت خوبصورت اور انوکھے انداز میں کتاب کو مرتب کیا ہے یعنی حالات زندگی کو اتنا طویل نہیں کیا بلکہ صحیح طور پر بیان کیا ہے اور اس سلسلے میں ان کی سیرت کے کسی بھی گوشے کو چھپا نہیں رہنے دیا یعنی ان کی کردار کے ہر ہر پہلو کو نہایت فصاحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ آپؓ کی سیرت کو سمجھنے کیلئے یہ کتاب واقع بہترین اور مکمل کتاب ہے۔ اس کتاب[24] میں ابواب بندی کی بجائے تمام واقعات کو نہایت دلچسپ اور منفرد عنوانات کے تحت بیان کیا گیا ہے۔ طرز تحریر سلیس ہے۔ چند ایک واقعات میں اردو اشعار سے بھی استدلال کیا گیا ہے۔ کتاب کو تالیف کرنے میں معتمد اور مستند کتب تفسیر و حدیث و تاریخ سے مدد لی گئی ہے اور عربی مآخذ کو ترجیح دی گئی ہے مثلاً تفسیر روح المعانی، تفسیر الکبیر، تفسیر ابن کثیر، صحاح ستہ، مسند احمد، مستدرک، تاریخ الطبری اور تاریخ ابن کثیر وغیرہ سے استفادہ کیا ہے۔ تمام آیات و احادیث کے حوالے بھی دیئے گئے ہیں اور کتاب کے آخر میں مؤلف نے مصادر و مراجع کی فہرست بھی پیش کی ہے۔ جس مقام پر توضیح و تشریح کی ضرورت محسوس ہوئی وہاں مستند تعلیقات اور شروح کی طرف رجوع کیا گیا ہے۔

یہ کتابچہ[25] نہایت اختصار کے ساتھ حضرت عائشہؓ کی زندگی کے چند پہلوؤں پر مبنی ہے۔ زبان آسان اور سہل ہے۔ بخاری اور مشکوٰۃ شریف سے حوالے دیے ہیں۔ حوالہ جات حاشیے میں دیے گئے ہیں۔ جو آیات درج کی ہیں سب کے مکمل حوالے دیے ہیں۔ چونکہ اس کتاب کو ایک مختصر رسالہ کہا جاسکتا ہے اس لیے اس میں وسعت نہیں اور ضروری حد تک وہ معلومات نہیں جن کا یہ موضوع تقاضا کرتا ہے۔ کتاب خواہ کتنی ہی مختصر کیوں نہ ہو اس کو اپنے عنوان کے اعتبار سے جامع ہونا چاہیے۔

یہ کتاب[26] نہایت آسان اور عام فہم انداز سے تحریر کی گئی ہے قاری اسے بہت آسانی سے سمجھ سکتا ہے حضرت عائشہؓ کی حیات مبارکہ کے تمام واقعات کو نہایت اختصار و سادگی کے ساتھ اس کتاب میں بیان کیا گیا ہے۔ کسی بھی مسلک کی نمائندگی نہیں کی گئی۔ کتاب میں کسی بھی قسم کے حوالہ جات نہیں دیے گیے ہیں اور نہ ہی مصادر و مراجع کی فہرست موجود ہے البتہ ایک دو آیات ہیں جن کا ترجمہ کتاب میں دیا گیا ہے۔ کتاب کے آغاز میں کسی قسم کا دیباچہ یا مقدمہ نہیں دیا گیا ہے۔

کتاب میں باقاعدہ ابواب بندی کرتے ہوئے اسے کل آٹھ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ کتاب میں ترتیب و نظم کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔ مؤلف کا انداز بیان علمی و ادبی قسم کا ہے۔ آسان فہم زبان استعمال کی گئی ہے۔ خاص خوبی یہ ہے کہ مؤلف نے اختلاف رائے بیان کرنے کے بعد دلائل کے ساتھ اپنے مؤقف کی تائید کی ہے اور حضرت عائشہؓ کے متعلق پائی جانے والی تمام غلط فہمیوں کا ازالہ بھی کیا ہے۔ اس کے بعد ان کا رد بخاری و مسلم کی مستند ترین روایت کی روشنی میں کرنے کے ساتھ ساتھ سید سلیمان ندویؒ کی سیرت عائشہؓ اور مولانا مودودیؒ کی سیرت سرور عالم ﷺ سے بھی دلائل پیش کیے ہیں۔ کتاب کے مطالعہ سے

پتہ چلتاہے کہ گہرے مطالعہ اور باقاعدہ تحقیق کے بعد مرتب کی گئی ہے۔ آیات و احادیث کے ساتھ ساتھ اشعار سے بھی استدلال کیا گیاہے۔ حافظ محمد نعمان فاروقی لکھتے ہیں کہ:

"عفیفہ کائنات اپنے موضوع پر ایسی جامع کتاب ہے جسے اس موضوع پر لکھی جانے والی تمام کتب کی جامع کہا جاتا ہے، یہ کتاب معلومات افزا ہونے کے ساتھ ساتھ دلچسپ اور سبق آموز بھی ہے۔ کتاب ایک دفعہ پڑھنا شروع کر دیں تو ختم کیے بغیر چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا"۔[27]

یہ کتاب[28] اُمہات المؤمنینؓ کی سیرت پر ضخیم اور مبسوط تصنیف ہے۔ ترتیب اور مواد کے لحاظ سے بہت اچھی ہے۔ لیکن حوالے دیتے وقت قدیم طریقہ اپنایا گیاہے اور ہیں بھی نامکمل۔ مصادر و مراجع کی فہرست بھی نہیں ہے۔ لیکن مجموعی طور پر اچھی کتاب ہے، کوئی خلاف واقعہ بات نہیں لکھی گئی۔

کتابچہ[29] خاص طور پر حضرت عائشہؓ کے فضائل اور مناقب پر مبنی ہے۔ مؤلف کا اندازِ بیاں سادہ اور عام فہم ہے عام قاری بھی اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ مصنف کا انداز اصلاحی ہے سیرت عائشہ صدیقہؓ سے متعلقہ حکمت و دانائی کی باتوں کو جمع کر دیا گیا ہے۔ مؤلف نے اپنی کتاب کو زیادہ قابل توجہ بنانے کے لیے حضرت عائشہؓ کی سیرت سے متعلقہ اردو اشعار بھی پیش کیے ہیں۔ اگرچہ حوالہ جات بہت کم دیئے ہیں مگر جو موجود ہیں وہ مستند کتب کے ہیں۔ مؤلف نے حضرت عائشہؓ کے فضائل و مناقب پر زیادہ زور دیتے ہوئے انہیں بہترین انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔

یہ مختصر سی کتاب[30] پڑھ کر لگتا ہے کہ سیرت عائشہؓ کے بارے میں گہرا مطالعہ کرنے کے بعد بہت ہی خوبصورت انداز میں تمام نقاط کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے. الفاظ کا چناؤ سادہ اور بر محل ہے۔ قرآن وحدیث کے حوالوں کے ساتھ قاری کے لئے مختصر مگر جامع کتاب کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ کتاب[31] بہت زیادہ قابل تحسین ہے۔ جس نے آپؓ کی زندگی کے ہر گوشے کو ہمارے سامنے لا رکھا ہے۔ حیات مطہرہ کا ہر ورق روشن اور عیاں کر دیا ہے۔ کتاب کی تالیف کا انداز، اسلوب بیان اور حوالہ جات اس بات کا ثبوت ہیں کہ اس کتاب کو گہرے مطالعے اور بہت زیادہ تحقیق کے نتیجے میں مرتب کیا گیاہے۔ اس کتاب میں سیرت کو بھی بیان کر دیا گیاہے اور آپؓ پر ہونے والے اعتراضات کا رد بھی کیا ہے۔ اور وہ بھی اتنے محققانہ انداز میں کہ جو فوراً دل میں اتر جانے کی تاثیر رکھتا ہو۔ اس کتاب[32] میں ابواب بندی کی بجائے ۱۱ مرکزی عنوانات شامل کئے گئے ہیں۔ قارئین کی آسانی کے پیش نظر کتاب کو عمومی انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ البتہ انداز تحریر دلکش اور مؤثر ہے۔ غیر ضروری مباحث سے صرف نظر کیا گیاہے۔ قرآنیآیات اور احادیث سے بھی استدلال کیا گیاہے۔ لیکن آیات کے حوالے مکمل نہیں دئے گئے۔ حوالہ جات عبارت ختم ہونے کے بعد دیئے گئے ہیں حاشیہ میں نہیں دیئے گئے البتہ اضافی بحثوں کے لئے بعض

جگہ حاشیے دئے گئے ہیں۔ بنیادی مآخذ جیسے بخاری، مسند، ابو داؤد اور طبقات اور اسد الغابہ وغیرہ سے استفادہ کیا گیا ہے۔ فہرست مصادر اور مراجع بھی پیش نہیں کی گئی ہے۔

سیرت عائشہؓ پر لکھی گئی کتب کا تقابل

حضرت عائشہؓ کی حیات مبارکہ کے بارے میں جتنی کتب لکھی گئی ہیں ان سب تک تو رسائی نہیں رہی۔ تاہم جتنی کتب زیر مطالعہ رہی ہیں وہ سب اپنی جگہ نہایت عمدہ اور دلچسپ ہیں۔ ہر قلم نگار نے اپنے موضوع کو اچھی طرح بیان کرنے کی پوری کوشش کی اور مجموعی طور پر ہر ایک کی کاوش قابل تحسین ہے۔ مگر تقابل کے حوالے سے دیکھا جائے تو کچھ کتب اپنے اسلوب بیاں، تحقیقی معیار کے مطابق دوسری کتب پر فضیلت رکھتی ہیں۔

* اس حوالے سے دیکھا جائے تو سید سلیمان ندوی کی کتاب سیرت عائشہؓ قابل قدر ہے۔ تحقیقی معیار پر پوری اترتی ہے۔ انداز بیاں دلکش، زبان سلیس اور مستند حوالہ جات ہیں۔
* حکیم محمد ادریس فاروقی نے اپنی کتاب "عفیفہ کائنات" میں اس کتاب کے بارے میں لکھا ہے کہ "سب سے زیادہ تحقیقی و علمی اور جامع کتاب سید سلیمان ندوی کی سیرت عائشہؓ ہے۔ یہ کتاب ضخیم بھی ہے اور اس میں واقعات و استشہادات بھی زیادہ ہیں۔ اور سید صاحب سے جہاں تک ہو سکا تحقیق سے کام لیا۔ علامہ اقبال مرحوم نے بھی اس کتاب کی بہت تعریف کی ہے اور سید صاحب کے نام اپنے ایک خط میں لکھا ہے کہ آپ کی کتاب سیرت عائشہؓ مل گئی ہے۔ یہ ہدیہ سلیمانی نہیں سرمہ سلیمانی ہے"۔[33] اگرچہ ہر اعتبار سے یہ کتاب بہت اچھی ہے مستند اور قابل تعریف ہے۔ تاہم حضرت عائشہؓ کے مضامین قصاص کے لئے نکلنے کی وجوہات اور واقعات بہت زیادہ مدلل اور مشکل انداز میں بیان کیے گئے ہیں۔ ان کو سمجھنا عام قاری کے بس کی بات نہیں ہے۔ اس کتاب کی عمدگی ہی کا تقاضا ہے کہ تھوڑی سی آسان ہو جائے تاکہ عام قاری کی رسائی بھی اس حقیقت تک ہو سکے۔
* اس کے بعد حکیم محمد ادریس فاروقی کی کتاب "عفیفہ کائناتؓ" بھی اس موضوع پر ایک جامع اور مستند کتاب ہے۔ ترتیب و نظم وضبط کا خاص خیال رکھتے ہوئے علمی و ادبی انداز میں مستند حوالوں کے ساتھ کتاب کو مرتب کیا ہے۔ عبد الرشید عراقی اس کتاب کے بارے میں لکھتے ہیں کہ "مولانا حکیم محمد ادریس فاروقی نے عفیفہ کائنات لکھ کر ایک بہت بڑی دینی و علمی خدمات انجام دی ہیں۔ جو طلبہ و طالبات کے لئے بہت کارآمد ہے یہ کتاب کتب ہائے سیرت عائشہؓ میں ایک خوشگوار اور عمدہ اضافہ ہے کیوں کہ اس کا انداز تحریر اور طریقہ استدلال بہت عمدہ ہے۔[34]" درحقیقت یہ کتاب معلومات کا خزانہ ہے ۔ جس میں آپؓ کی زندگی کے ہر گوشہ کو بے نقاب کر دیا ہے اور جن کے مطالعہ سے قارئین کی دلچسپی نہ صرف برقرار

رہتی ہے بلکہ اس میں دگر گوں اضافہ ہوتا ہے کیوں کہ مؤلف نے اس کتاب کو ہر لحاظ سے مکمل بنانے کی کامیاب کوشش کی ہے۔ اور دیانت کے تقاضوں کو بھی نگاہ میں رکھا ہے اور جس حد تک ممکن ہو سکتا تھا اسے مفید مستضاد بنا دیا ہے۔

* اس کے بعد مولانا عبد المجید سوہدروی نے سیرت عائشہؓ کو تجزیاتی انداز میں میں تحریر کیا ہے۔ بہت اچھی اور پر اثر تحریر ہے۔ نہ بے جا طوالت ہے اور نہ اتنا اختصار کہ کوئی بات نہ مکمل محسوس ہو۔ گویا قابل تحسین کاوش ہے۔
* ''اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ'' کے نام سے ایک کتابچہ البدر پبلی کیشنز والوں نے چھاپا ہے جس میں آپؓ کے بارے میں تین نکات کو موضوع بحث بنایا گیا ہے۔ وہ تین نقاط تین مختلف شخصیات نے بہت ہی اچھے اصلاحی انداز میں مرتب کئے ہیں۔ تینوں نکات پیراگراف کی صورت میں مستند حوالوں کے ساتھ لکھے گئے ہیں۔ بہت متاثر کن تحریر ہے۔
* مولانا منصب علی کی کتاب ''فضائل عائشہ صدیقہؓ'' اگرچے بہت مختصر لیکن فضائل و مناقب کو بہت اچھے اصلاحی انداز امیں بیان کیا ہے جو کہ بہت پر اثر ہے۔ مائل خیر آبادی کی کتاب میں کہانی کے انداز میں اختصار کے ساتھ حضرت عائشہؓ کی زندگی پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ لیکن تحقیقی نقطہ نگاہ سے دیکھا جائے تو نہ مکمل ہے مصادر و مراجع کا تذکرہ نہیں کیا گیا۔ کتاب کو ابواب یا فصول میں تقسیم نہیں کیا۔ چند ایک مقامات پر واقعات کو مثالوں اور کہاوتوں سے سمجھایا ہے اور بعض واقعات میں تکرار بھی ہے۔
* مولانا شعیب سرور کی کتاب ''حضرت عائشہؓ کے سو قصے'' قصص پر مشتمل ہے۔ تاہم واقعات کا ذکر کرنے سے قبل کتاب کے آغاز میں حضرت عائشہؓ کا مختصر تعارف اور فضائل و مناقب بھی مذکور ہیں۔ لیکن با غور مطالعہ کرنے کے بعد پتہ چلتا ہے کہ کتاب میں ترتیب یا ربط کا خیال نہیں رکھا گیا بلکہ تمام واقعات متفرق انداز میں بیان کئے گئے ہیں۔ مثلاً حضرت عائشہؓ کا تعارف کتاب کے آغاز میں دیا گیا ہے۔ جبکہ آپکی کنیت والا واقعہ کتاب کے آخری صفحات میں ذکر کیا گیا ہے۔ اسی طرح اور بھی کئی واقعات ہیں۔ قدیم طریقہ تحقیق کے مطابق حوالہ جات بھی عبارت کے فورا بعد دیئے گئے ہیں۔
* ڈاکٹر طاہر القادری کی کتاب کو ایک مختصر رسالہ کہا جا سکتا ہے اس لیے اس میں وسعت نہیں اور ضروری حد تک وہ معلومات نہیں جن کا یہ موضوع تقاضا کرتا ہے۔ وصالِ نبوی ﷺ کے بعد سے وفاتِ عائشہؓ کے حالات کا کوئی ذکر نہیں کیا حلانکہ جنگِ جمل، قصاصِ عثمان کے سلسلے میں ہونے والی سرگرمیاں وغیرہ کا تذکرہ بہت اہم ہے اور یہ سب حضرت عائشہؓ کی زندگی کے اہم واقعات ہیں ان سے صرفِ نظر کر لینا درست نہیں کیونکہ اس کی وجہ سے یہ کتابچہ مکمل محسوس نہیں ہوتا۔ گویا اپنے عنوان کے اعتبار سے جامع نہیں ہے۔

* بیگم ذاکر اعجاز نے اپنے کتابچے میں بغیر کسی حوالے کے معلومات کو جمع کر دیا ہے۔ دیباچہ یا مقدمہ نہیں دیا گیا۔ مکمل اور مستند کتاب کی حیثیت نہیں رکھتی۔
* ابن عبد الشکور کی کتاب ادبی اور علمی اسلوب میں مرتب کی گئی ہے۔ مستند روایات کی روشنی میں تمام واقعات لکھے گئے ہیں۔ بہت سی معلومات کا مستند مجموعہ ہے۔ لیکن اس کے باوجود کچھ باتیں ایسی بھی بیان کی گئی ہیں جو کہ سیرت عائشہؓ سے ہٹ کر ہیں مثلاً دیگر صحابہ کے فضائل و مناقب پر مبنی روایات کو بیان کرنا اور آپؓ کے زیر سرپرستی رہنے والی شخصیات کا تعارف وغیرہ۔
* سید ودود الحی ندوی کتاب "حیاۃ صدیقہ" مجموعی طور پر بہت سی معلومات کا مجموعہ ہے۔ انداز بیاں بھی پر اثر ہے۔ مستند کتب سیر سے استفادہ کیا ہے مصنف نے۔ لیکن اس چیز کی کمی محسوس ہوئی کہ حوالہ جات مکمل نہیں دیئے گئے اگر جلد اور صفحہ نمبر وغیرہ بتا دیئے جاتے تو اصلی ماخذ تک پہنچنا آسان ہو جاتا۔

خلاصہ بحث

اگر ہم سیرت عائشہؓ کا مطالعہ کریں تو ان کی حیات طیبہ کا ہر پہلو ہی ان کے قائدانہ کردار کی گواہی پیش کرتا ہے. وہ اُمت کو تعلیم دینے میں بلا تردد اور پر اعتماد ہو کر درست بات کہتیں اور غلط روایات کی تصحیح فرماتیں خواہ وہ اکابر صحابہ کرام کی طرف سے ہی کیوں نہ ہوں اصلاح اُمت کے لئے وعظ و نصیحت کا کام بہت ہی احسن طریقے سے سنبھالا. یہ سب پہلو آپؓ کے بلند قائدانہ کردار کی علامت ہیں۔ کتب بالا کے تبصروں سے ہم اس نقطہ پر پہنچے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کی سیرت اس قابل ہے کہ ان کے نقش قدم پر چل کر تمام مرد وزن اپنی زندگی کو بہشت بریں کا نمونہ بنائیں۔ اس کتاب میں "سیرت عائشہ صدیقہؓ" حضرت عائشہ کا قرآن پاک، علم حدیث، فقہ و قیاس، علم اجتہاد، درس و تدریس، خطابت، تاریخ وادب وغیرہ کے حوالے سے بہت ہی شاندار انداز میں زکر کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ دیگر کتب میں (حیاۃ صدیقہؓ، فضائل عائشہ صدیقہؓ، حضرت عائشہؓ کے ۱۰۰ قصے، عفیفہ کائنات سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ) آپ کے سیرت و کردار مثلاً فیاضی، پردہ، بہادری، علمی مقام، ادبی ذوق، عورتوں پر آپکے احسانات اور آپؓ کے مرتبہ پر روشنی ڈالی گئی ہے اور یہ ثابت کیا گیا ہے کہ پاکستانی خواتین کی بھلائی اور دنیاوی واُخروی نجات کا دارومدار اسی بات پر ہے کہ حضرت عائشہؓ کی سیرت کو اپنائیں۔ آج کی بھٹکی ہوئی اور ٹھوکر کھاتی انسانیت کو پُر سکون زندگی گزارنے کے لئے انہی مثالی نمونوں کی اشد ضرورت ہے۔ یہ وہ ہستیاں ہیں جن کی زندگیاں ایک روشن چراغ کی مانند ہیں جو اندھیروں کو دور کرتی ہیں ٹوٹے ہوئے خاندانوں کے لئے محبتوں کی راہیں سجھاتی ہیں، برداشت اور صبر کی راہیں دکھاتی ہیں۔ اگر ہم تاریخ اسلامی کا گہرا مطالعہ کریں تو وہ ایسی عظیم خواتین سے عبارت ہے جو انسانیت کو دوبارہ دیکھنے کو تو نہ ملے مگر ان کی سیرت

بنی نوع انسان اور خاص طور پر خواتین کی رہنمائی کے لئے مکمل نمونہ ہے۔ آج کے بگاڑ کے دور میں ہمیں انہی کے کردار کو اپنے لیے مشعل راہ بنانے کی ضرورت ہے تاکہ ہم دنیا و آخرت کی فوز و فلاح حاصل کر سکیں۔

سفارشات

حضرت عائشہ صدیقہؓ وہ پاکیزہ ہستی ہیں جن سے نہ صرف مسلم خواتین بلکہ تمام اقوام عالم کی خواتین ان سے نور بصیرت حاصل کر کے اپنی زندگیوں کو صراط مستقیم پر چلا سکتی ہیں تو اس مقصد کے لئے چند تجاویز پیش نظر ہیں:

* ضروری ہے کہ ذرائع ابلاغ کو استعمال میں لا کر حضرت عائشہ صدیقہؓ تمام کی سیرت مطہرہ کو آسان انداز میں بیان کیا جائے جسے پڑھ کر قارئین مطمئن ہو سکیں۔ سکولز اور کالجز کے نصاب میں حضرت عائشہ صدیقہؓ کی سیرت کے بارے میں کچھ حصہ لازماً شامل کیا جائے۔
* حضرت عائشہ صدیقہؓ کی سیرت کے حوالے سے اخبارات میں زیادہ سے زیادہ مضامین شائع کئے جائیں۔ رسائل کے خاص نمبر نکالے جائیں جن میں ان ہستیوں کی سیرت مطہرہ کے بارے میں مستند حوالوں کے ساتھ آسان اور عام فہم مضامین لکھے جائیں۔
* سیرت عائشہ صدیقہؓ سے متعلقہ عربی کتب کے تراجم کرنے کی طرف توجہ دی جائے تاکہ ایک عام قاری بھی ان کتب سے استفادہ کر سکے۔ نیز پرانی کتب کے نئے ایڈیشن جاری کئے جائیں اور ان میں حوالہ جات اور مصادر و مراجع کی طرف توجہ کی جائے۔
* تمام تعلیمی اداروں میں ان نفوس قدسیہ کے متعلق سیمینارز قائم کئے جائیں۔ مزید یہ کہ امہات المؤمنینؓ کی سیرت سے متعلقہ جتنی کتب لکھی جا چکی ہیں ان کا اشاریہ ترتیب دیا جائے۔
* جدید دور میں ٹی وی چینلز، انٹرنیٹ، ویب سائیٹ اور موبائلز یہ سب وہ ذرائع ہیں جو آج کی نسل کے لیے تربیت کے پہلو سے اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ ان سب کو استعمال کرتے ہوئے عوام الناس تک اچھی اور مفید معلومات پہنچائی جائیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حوالہ جات

1 مائل خیر آبادی، **سیرت عائشہؓ**،(لاہور:البدر پبلی کیشنز، مئی ۲۰۱۳)،ص:۹

Mayāl Khāir Abadi, *Seērāt e Aisha R.A*, (Lahore: Al Badr Publications, 2013), p.9

2 عبدالمجید سوہدروی، مولانا، **سیرت عائشہ صدیقہؓ**،(لاہور:نور پبلیکیشنز،۱۹۹۸)،ص:۱۰

Abdūl Majeed Sohdārwi, *Seērāt Aisha Siddiqā R.A*, (Lahore: Noor Publications, 1998), p. 10

3 شعیب سرور، مولانا، **حضرت عائشہؓ کے ۱۰۰ قصے**،(لاہور: بیت العلوم، س ن)، صفحات؛۱۱۶

Shoāib Sarwar, Molanā, *Hazrat Aisha R.A key So Qissēy*,(Lahore: Bāit ūl Uloom),p. 116

4 شعیب سرور، مولانا، **حضرت عائشہؓ کے سو قصے**،(لاہور: بیت العلوم، س–ن)، ص:۱۳-۱۲

Shoāib Sarwar, Molana, *Hazrat Aisha R.A key So Qissēy*,(Lahore: Bāit ūl Uloom), p.12-13

5 بیگم ذاکر اعجاز ، **حضرت عائشہ صدیقہ** ؓ،(لاہور:البدر پبلی کیشنز،مارچ۲۰۱۶ء)،ص:9

Zākir Ijāz, *Hazrat Aisha Siddiqā R.A*, (Lahore: Al Badr Publications, 2016), p. 9

6 **محمد** ادریس فاروقی، حکیم، مولانا، **عفیفہ کائنات سیدہ عائشہ صدیقہؓ**،(لاہور: دارالسلام، مئی ۲۰۰۷ء)،ص:۱۶

Mūhammad Idreēs Fārooqi, *Afifā Qainaāt Syedā Aisha Siddiqā R.A*, (Lahore: Dār ūl Salam, 2007), p. 16

7 ابن عبدالشکور، **سیرتِ محسنہ اُمت حضرت عائشہؓ**،(لاہور: حراہ پبلی کیشنز،۱۹۹۵ء)،ص:۴

Ibn ē Abdūl Shukoor, *Seerāt ē Mūhsināh Ummat Hazrāt Aisha R.A*, (Lahore: Hira Publications, 1995), p.4

8 منصب علی، مولانا، **فضائل عائشہ صدیقہ**،(شرقپورہ: مکتبہ نور اسلام، س ن)،ص:3

Mansāb Ali, *Fazāil Aisha Siddiqā R.A*, (Sharāqpur: Maktabāh Noor e Islām), p. 3

9 سید سلیمان ندوی، علامہ، **سیرت عائشہؓ**،(لاہور: مکتبہ اسلامیہ،۲۰۰۶ء)،ص:۱۷

Syēd Sūlaimān Nādvi, *Seerāt Aisha R.A*, (Lahore: Maktabāh Islamiā, 2006), p. 17

10 سید ودود الحی ندوی، علامہ، **حیاۃ صدیقہؓ**،(کراچی: ناشر ایچ ایم سعید کمپنی،۱۹۵۹ء)،ص:۱۰،۹

Syēd Wādud Ullah Nādvi, *Hayāt ē Siddiqā R.A*, (Karachi: HM Saeēd Company, 1959), p.9-10

11 مائل خیر آبادی، **سیرت عائشہؓ**،(لاہور:البدر پبلی کیشنز، مئی ۲۰۱۳) ،ص:15

Māyal Khāir Abādi, *Seērāt Aisha R.A*, (Lahore: Al Badr Publications, 2013), p.15

12 عبدالمجید سوہدروی، مولانا، **سیرت عائشہ صدیقہؓ**،ص:31

Abdūl Mājeed Sohdārwi, *Seērāt Aisha Siddiqā R.A*, P,. 31

13 مولانا شعیب سرور، **حضرت عائشہؓ کے ۱۰۰ قصے**،(لاہور:ناشر:بیت العلوم، س ن)،صفحات؛97

Shoāib Sarwār, Molanā, *Hazrat Aisha R.A kēy So Qissēy*,(Lahore: Bāit ul Uloom), p.97

14 طاہر القادری، ڈاکٹر، علامہ، **سیرتِ عائشہ صدیقہؓ**،(لاہور: منہاج القرآن پبلی کیشنز،اکتوبر ۱۹۹۳ء)،ص:۸

Tāhir ūl Qādri, Dr, *Seērāt Aisha Siddiqā R.A*, (Lahore: Minhāj ūl Qur'ān Publications, 1993), p.8

15 الاحزاب:۳۲:۳۳

Al Ahzāb 33: 32

16 بیگم ذاکر اعجاز ، **حضرت عائشہ صدیقہؓ**،(لاہور: البدر پبلی کیشنز،مارچ۲۰۱۶ء)، ص:۵

Zākir Ijāz, *Hazrat Aisha Siddiqā R.A*, (Lahore: Al Bādr Publications, 2016), p. 5

17 **محمد ادریس فاروقی، حکیم، مولانا، عفیفہ کائنات سیدہ عائشہ صدیقہؓ**،(لاہور: دارالسلام، مئی ۲۰۰۷ء)، ص:19

Mūhammad Idreēs Fārooqi, *Afifa Qainaāt Syēdā Aisha Siddiqā R.A*, (Lahore: Dār ūl Salam, 2007), p. 19

18 ابن عبدالشکور، **سیرتِ محسنہ اُمت حضرت عائشہؓ**،(لاہور: حراہ پبلی کیشنز،۱۹۹۵ء)، ص:۴

Ibn ē Abdul Shūkoor, *Seērāt ē Muhsināh Ummat Hazrāt Aisha R.A*, (Lahore: Hira Publications, 1995), p.4

19 منصب علی، مولانا، **فضائل عائشہ صدیقہ**،(شرقپورہ: مکتبہ نور اسلام، س ن)، ص:۷

Mansāb Ali, *Fazāil Aisha Siddiqā R.A*, (Sharāqpur: Maktabāh Noor e Islām), p. 7

20 سید سلیمان ندوی، علامہ، **سیرت عائشہؓ**،(لاہور: مکتبہ اسلامیہ،۲۰۰۶ء)، ص:23

Syēd Sulāimān Nadvi, *Seerāt Aisha R.A*, (Lahore: Maktabāh Islamiā, 2006), p. 23

21 سید ودود الحی ندوی، علامہ، **حیاۃ صدیقہؓ**،(کراچی: ناشر ایچ ایم سعید کمپنی،۱۹۵۹ء)، ص:18-17

Syēd Wādud Ullāh Nadvi, *Hayāt ē Siddiqā R.A*, (Karachi: HM Sāeed Company, 1959), p.17-18

22 مائل خیر آبادی، **سیرت عائشہؓ**،(لاہور: البدر پبلی کیشنز، مئی ۲۰۱۳)، ص:۱۳

Māyal Khāir Abādi, *Seerāt Aisha R.A*, (Lahore: Al Bādr Publications, 2013), p.13

23 مولانا عبدالمجید سوہدروی، **سیرت عائشہ صدیقہؓ**، ص:36

Abdūl Mājeed Sohdārwi, *Seērat Aisha Siddiqā R.A*, P. 36

24 مولانا شعیب سرور، **حضرت عائشہؓ کے ۱۰۰ قصے**،(لاہور: ناشر: بیت العلوم، س ن)، صفحات:۱۱۶

Shoāib Sarwār, Molanā, *Hazrat Aisha R.A kēy So Qissēy*,(Lahore: Bāit ūl Uloom), p.116

25 طاہر القادری، ڈاکٹر، علامہ، **سیرتِ عائشہ صدیقہؓ**،(لاہور: منہاج القرآن پبلی کیشنز، اکتوبر ۱۹۹۳ء)، ص:۱۰

Tahir ūl Qādri, Dr, *Seerāt Aisha Siddiqā R.A*, (Lahore: Minhāj ūl Qur'ān Publications, 1993), p. 10

26 بیگم ذاکر اعجاز، **حضرت عائشہ صدیقہؓ**،(لاہور: البدر پبلی کیشنز،مارچ۲۰۱۶ء)، ص:21

Zākir Ijāz, *Hazrat Aisha Siddiqā R.A*, (Lahore: Al Bādr Publications, 2013), p. 21

27 **محمد ادریس فاروقی، حکیم، مولانا، عفیفہ کائنات**،(لاہور: دارالسلام، مئی ۲۰۰۷ء)، ص:۱۱

Mūhammad Idreēs Fārooqi, *Afifā Qainaāt Syedā Aisha Siddiqā R.A*, (Lahore: Dār ūl Salam, 2007), p. 11

28 ابن عبدالشکور، **سیرتِ محسنہ اُمت حضرت عائشہؓ**،(لاہور: حرہ پبلی کیشنز،۱۹۹۵ء)، ص:۷

Ibn ē Abdūl Shūkoor, *Seerāt ē Muhsināh Ummat Hazrat Aisha R.A*, (Lahore: Hira Publications, 1995), p. 7

29 منصب علی، مولانا، **فضائل عائشہ صدیقہ**،(لاہور: مکتبہ نور اسلام، س ن)، ص:۴

Mansāb Ali, *Fazāil Aisha Siddiqā R.A*, (Sharāqpur: Maktabāh Noor e Islām), p. 4

30 بیگم ذاکر اعجاز ، **حضرت عائشہ صدیقہؓ**،(لاہور: البدر پبلی کیشنز، مارچ ۲۰۱۶ء)، ص:۵

Zākir Ijāz, *Hazrat Aisha Siddiqā R.A*, (Lahore: Al Badr Publications, 2013), p. 5

31 سید سلیمان ندوی، علامہ، **سیرت عائشہؓ**،(لاہور: مکتبہ اسلامیہ، ۲۰۰۶ء، ص:۱۷

Syēd Sūlaimān Nadvi, *Seerāt Aisha R.A*, (Lahore: Maktabāh Islamiā, 2006), p. 17

32 سید ودود الحی ندوی، علامہ، **حیاۃ صدیقہؓ**،(کراچی: ناشر ایچ ایم سعید کمپنی، ۱۹۵۹ء)، ص:۱۰،۹

Syēd Wādūd Ullāh Nadvi, *Hayāt e Siddiqā R.A*, (Karachi: HM Saeed Company, 1959), p. 9-10

33 محمد ادریس فاروقی، حکیم، مولانا، **عفیفہ کائنات**،(لاہور: دارالسلام، مئی ۲۰۰۷ء)، ص:۵۱،۱۶

Mūhammad Idreēs Fārooqi, *Afifā Qainaāt Syedā Aisha Siddiqā R.A*, (Lahore: Dār ūl Salām, 2007), p. 16, 51

34 عفیفہ کائنات، ص:۱۸

Afifā Qainaāt, p. 18